

بیتنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّ الْفَضْلَ لَیْسَ لِقَوْمٍ اَشَدَّ حَسَبًا
عَسَیْ یَجْعَلُکَ بَیْنَکُمْ مَقَامًا مَّجِیْدًا

بیتنا

روزنامہ

لفظ

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالافتاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY ALFAZLOQADIAN.

بیتنا

جلد ۵ - بیچ الاول ۱۳۵۸ھ - یوم پیمارشنبہ - مطابق ۲۶ اپریل ۱۹۳۹ء - نمبر ۹۵

پتو دھری فضل حق کے خطبہ صدارت پر نظر

اخراج کی نامرادی میں اگر کسر رہ گئی ہے تو آئندہ پوری ہو جائے گی

اخراج نے جب اپنی خاص مصلحتوں کے ماتحت قادیان پر چڑھائی کی اور قادیان کی حدود سے باہر ایک آریہ سکول کے احاطہ میں بدزبانی - بدگوئی اور فتنہ انگیزی کا مظاہرہ کیا۔ تو اسی موقع پر انہوں نے کہہ دیا تھا کہ قادیان کے در و دیوار لرز گئے ہیں۔ اور احمدیت اب کوئی دم کی مہمان ہے۔ اس کے بعد مختلف رنگوں میں اس کا ادا کرتے رہے۔ اور پہلک کو اطمینان دلائے رہے۔ کہ اجرائی سورسے منقریب احمدیت کا نام و نشان مٹائے رکھ دیں گے جتنے کہ انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ مرزائیت دم توڑ چکی ہے۔ اس کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ بیچ اس خفیہ احمدی قادیان سے علمندگی اختیار کر چکے ہیں۔ اور باقی مکررے بلطن ہو چکے ہیں۔ ایک دوسرے موقع پر تو ایک سرکردہ اجرائی نے یہاں تک بڑا تک دی۔ کہ تین سال کے اندر اندر روئے زمین پر کوئی احمدی نظر نہ آئے گا۔ لیکن آج جبکہ اجراء جماعت احمدیہ کے خلاف ناخون ملک

زور لگا کر شکست فاش کھ چکے ہیں۔ احمدیت کے مقابلہ میں اپنی کامیابی کے لئے دس سال کا عرصہ تجویز کر رہے ہیں۔ چنانچہ چوتھری افضل حق نے کہا:-
"قادیانی تحریک کے خلاف ہماری جدوجہد بے حد صبر آزما رہی ہے۔ ابتدا میں قوم نے سرگرمی کا اظہار کیا۔ اب صوبائی حکومت کے بعد ادرہ ہماری مشکلات میں اضافہ ہو گیا۔ ادرہ مسلمانوں نے اس محاذ سے دلچسپی لینا کم کر دی۔ مرزائیوں کی حمایت میں سرسند کی وزارت میں ہمارے کارکنوں پر اتنے مقدمات چلائے گئے ہیں۔ کہ ہمیں ان کا وہم و یقین بھی نہ تھا۔ پہلے ہمارے مقتدر کارکنوں کا قادیان میں داخلہ بند تھا۔ اور اب ضلع بھر میں قدم رکھنا ممنوع ہو گیا ہے۔ تاہم ہمیں خدا کی مہربانی پر بھروسہ ہے۔ کہ اجراء کا وسیع نظام باوجود مال مشکلات کے دس برس کے اندر اندر اس تحریک کو ختم کر کے چھوڑے گا۔ باخبر لوگ جانتے ہیں۔ کہ جان باز اجراء نے کس طرح

مرزائیت کو نیم جان کر دیا ہے۔ موجودہ وزارت کے بدلنے کے ساتھ حالات بھی بدلیں گے۔ ملک میں انگریزی اثر و رسوخ جوں جوں کم ہوگا۔ توں توں سرکار کا یہ خودکاشت پودا مرجھا آ جا جائے گا۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب سے مائوس ہو کر اس تحریک کو سندھ لے جایا جا رہا ہے۔
یہ الفاظ بتاتے ہیں۔ کہ اجراء کو اپنی ناکامی اور نامرادی کا خود اقرار ہے۔ وہ مانتے ہیں۔ کہ ابتدا میں قوم نے سرگرمی کا اظہار کیا۔ یعنی ہر طرح اور ہر رنگ میں ان کی امداد کی۔ جو کچھ انہوں نے کہا۔ اس کی تعمیل پوری سرگرمی سے کی۔ روپیہ پیسہ میں کمی نہ آنے دی۔ جس راہ پر اجراء نے چلایا۔ اسی پر چلے۔ اور جو حرکت ان سے کرائیں۔ وہ سب کی۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد بالفاظ چو دھری اسل حق مسلمانوں نے اس محاذ سے دلچسپی لینا کم کر دی۔ کیوں؟ اس کی وجہ نہیں بتائی گئی حالانکہ بات صاف ہے۔ کہ جو لوگ اجراء کو اس لئے ختم

کی امداد سے رہے تھے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کو شکست دے سکیں۔ وہ بغیر کسی وجہ کے انہیں کس طرح چھوڑ سکتے تھے۔ اور وہ وہ ایک ہی ہو سکتی تھی۔ کہ انہوں نے دیکھا۔ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اجراء کی دال نہیں گل سکتی۔ اجراء خواہ ہزار ڈیگیں ماریں۔ اجراء کا نہ کچھ بگاڑ سکے ہیں۔ اور نہ بگاڑ سکیں گے۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے لئے ان کی مشوریدہ کر اور زیادہ تیز گامی کا باعث بن رہی ہے اور اجراء یہ سب کچھ جانتے ہوئے محض چندہ خوری کے لئے کہتے ہیں۔ کہ ہم یہ کر دیں گے۔ وہ کر دیں گے۔ چنانچہ انہی ایام میں "اجاریات" کے نام سے اتر کر کے ایک مسلمان ڈاکٹر اور میونسپل کمشنر نے ایک رسالہ شائع کیا۔ جس میں لکھا:-
"در حقیقت اجراء کا مقصد مرزائیت کا استیصال نہیں ہے۔ بلکہ چندہ خوری ہے۔ اور بس۔ چنانچہ اکثر اہل الرائے لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اجراء کی تاک و دو کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے۔ کہ لوگ مرزائیت سے متنفر ہونے کی بجائے اجراء کے طریقہ عمل سے نفور ہونے جا رہے ہیں۔ اور یہ خطرہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ آئندہ مردم شماری میں مرزائیوں کی تعداد میں بہت بھاری اضافہ ہو جائے گا۔
ان حالات میں اجراء کا اپنے حمایتیوں کی نظروں سے گرجانا اور ان کی نیازشات کا

قربانی کے مناسب حال ماحول پیدا کر نیکے لئے ایک عزم اور ارادہ کی ضرورت

نے ابھی ادا نہیں کی۔ خواہ دور اول میں۔ کچھ ادا کرنا ہے گزارش ہے کہ اپنے کھانے پینے پینے اور عورتوں کے لباس زینرات میں کمی کر کے اللہ تعالیٰ کی ماہ میں قربانی کرنے کے لئے مناسب ماحول پیدا کریں۔ مگر ماحول پیدا کرنے کے لئے ہی وہ حضور کا یہ ارشاد یاد رکھیں کہ اس کے لئے بھی نیت اور ارادہ کی ضرورت ہے۔ اگر یہ ہو تو پھر شور نے بھی بابرکت ہو سکتی ہے۔ اور تحریکات بھی مفید نتائج کا باعث بن سکتی ہے مومن کی نیت خدا تعالیٰ کے فضلوں کے جذب کرنے کا موجب ہوتی ہے۔ پس دل میں پختہ ارادہ کر لو۔ کہ اللہ تعالیٰ مومن کے ارادوں کے پورا ہونے کے سامان خود بخود کر دیتا ہے مومن کی نیت بہت بڑی چیز ہے پس اگر تم مومن ہو تو ایک پختہ عزم اور ارادہ اپنے اندر پیدا کر لو۔ پھر دیکھو گے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا فضل نازل ہوگا۔ کہ تمام مشکلات خود بخود دور ہو جائیں گی۔ تمہارے ارادوں کو پورا کرنے کے لئے یا تو وہ نئے سامان پیدا کرے گا۔ یا پھر تمہارے حوصلے بڑھا دے گا۔ اور تمہارا مقصد دونوں طرح حل ہو جائے گا۔ ایک بھوکے شخص کی تکلیف دور کرنے کے وہی علاج ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس کی بھوک اڑا دی جائے۔ اور دوسرے یہ کہ اسے کھانا دے دیا جائے۔ پس احباب کو اپنے دل میں نہ ٹٹنے والا مستقل ارادہ اور عزم کرنا چاہیے۔ اور تحریک جدید کا چندہ قسط وار جلد سے جلد ادا کرنا چاہیے۔

فناشل سیکرٹری تحریک جدید

سیدنا حضرت امیر المومنین امیر ایہہ اشد فرماتے ہیں۔
"جو شخص بغیر حالات کے تغیر کے کہتا ہے کہ میرا سب مال حاضر ہے۔ اگر تو اس بات کو سمجھتے ہوئے کہ میرے پاس تو دینے کو کچھ نہیں ایسا دعویٰ کرتا ہے تو وہ منافق بے وقوف ہے لیکن اگر وہ بغیر غور کے اخلاص کے جوش میں ایسا دعویٰ کرتا ہے تو وہ مخلص بے وقوف ہے۔ مگر عقل مند ہوتا تو اسے سوچنا چاہیے تھا۔ کہ اس کے مال کا کون سا حصہ ہے جس کی وہ قربانی پیش کرتا ہے۔ جب تک وہ اپنے خرچ کو سو سے کم کر کے ۹۵ یا ۹۰ یا ۷۰ پر نہیں لے آتا۔ وہ قربانی کر ہی کیا سکتا ہے۔ قربانی تو اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ ایسا شخص اپنے اخراجات کو کم کرے۔ اور پھر کہے کہ میں نے اخراجات میں یہ تغیر کئے ہیں۔ اور ان سے یہ بچت ہوتی ہے جو آپ کے میں ضروری ہے کہ قربانی کرنے سے پیشتر اس کے لئے ماحول پیدا کر کے اپنے اس کے بغیر قربانی کا دعویٰ کرنا ایک نادانی کا دعویٰ ہے یا منافقت کا۔ بہت سے دوست ہیں جن کے ذمہ دور اول کا تعایا چلا آتا ہے۔ بلکہ سال چھ ماہ کا بھی وعدہ اب تک پورا نہیں ہوا اور بعض نے سال انجام کا بھی کیا ہے جو جن احباب کے ذمہ گزشتہ سالوں کا روپیہ واجب ہے انہیں غور کرنا چاہیے کہ اگر وہ وعدہ کے دن سے قطعاً کچھ نہ کچھ دیتے جاتے تو ان کا وعدہ پورا ہو جاتا۔ لیکن انہوں نے حضور کی اس نصیحت پر نہ عمل کیا۔ اور نہ وہ کامیاب ہوئے۔ پس اب بھی ایسے تمام احباب سے جن کے ذمہ خواہ سال انجام کا روپیہ قابل ادا ہے۔ یا سال چھ ماہ کی رقم انہوں

نہ اب ہو سکتی ہے جبکہ احرار کے مقابلے میں خدا تعالیٰ کی صریح مدد و نصرت اپنے ساتھ دیکھ چکی ہے۔ دس سال کے بعد ذی اللہ جماعت احمدیہ آج کی نسبت بہت آگے بڑھ جائے گی۔ لیکن وہ لوگ جو اس کے ختم کر دینے کے دعوے کر رہے ہیں۔ ان کا نام و نشان بھی نظر نہ آئے گا۔ احرار کی ذلت و رسوائی تباہی و بربادی میں کچھ کسر رہ گئی ہے تو وہ آئندہ دس سالوں میں نکل جائے گی۔ اگر وہ کج روی اور گمراہی سے باز نہیں آسکتے تو انتظار کریں۔ ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

مورد نہ رہنا بھی جماعت احمدیہ کی عظیم فتح اور کامیابی کا ثبوت ہے۔ اب وہ ایک طرف تو یہ کہہ رہے ہیں کہ دس سال کے اندر اندر احمدیت کو ختم کر کے چھوڑیں گے۔ اور دوسری طرف اسے نیم جاں بنا رہے ہیں۔ تاکہ عام لوگوں کو پھراپنے دام میں گرفتار کر سکیں۔ مگر جن لوگوں کے ذہن سے ابھی سابقہ واقعات محو نہیں ہوئے۔ اور جو پوچھ سکتے ہیں۔ کہ نیم جان کو ختم کرنے کے لئے دس سال کا طویل عرصہ چر معنی داڑی وہ احرار کے کسی دھوکے میں نہیں آسکتے اور جماعت احمدیہ کسی وقت پہلے احرار کی دھمکیوں سے مرعوب ہوں ہے۔ ادا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینہ منورہ

قادیان ۲۶ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اثنی عشریہ اللہ تعالیٰ کے شوق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ منظر ہے کہ حضور کو بعد نماز ظہر سردی کی تکلیف ہو گئی تھی مگر شام کو خدا تعالیٰ کے فضل سے کم ہو گئی۔ احباب حضور کی کاہلیت کے لئے دعا فرمائیں۔
حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور حضرت میر محمد امجدی صاحب فیروز پور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت ام المومنین کو زلزلہ اور سردی کے باعث تکلیف ہے۔ احباب حضرت مدد و صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔
حضرت مفتی محمد صادق صاحب جالندھر سے اور مولوی ابوالعطاء صاحب مانڈھری فاضلکا سے واپس آگئے ہیں۔

جماعت احمدیہ لیکوس کی سجدہ مقدمہ میں میاں کیلئے دعا

جماعت احمدیہ لیکوس عرصہ سے ایک سجدہ کے مقدمہ میں پھنسی ہوئی ہے۔ او اس وقت تک بہت سا خرچ کر چکی ہے۔ ابتدائی عدالت نے حق بحق دار رسید کے مطابق فیصلہ انجمن احمدیہ کے حق میں کیا تھا۔ لیکن مخالفین نے اس کے خلاف اپیل کر رکھی ہے۔ جس کی سماعت ۲۸ اپریل سے ہوگی۔ احباب درود سے کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مالی سال کے ختم ہونے سے قبل رقوم داخل کرادیں

مالی سال کے ختم ہونے میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ احباب اور عہداران جماعت کو چاہیے کہ اپریل ۱۹۷۷ تک چندہ کی رقوم ۳۰ اپریل سے قبل داخل خزانہ کرادیں۔ ناظر بیت المال

ملک عبدالعزیز صاحب قادیان اپنے ملاک نعیم احمد کی صحت کے لئے منشی کلیم الرحمن صاحب قادیان لطیف الرحمن صاحب بل۔ اے کی انتقال میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

کیا مسوینی اور ملکہ کے دل کو بھی عدم تشدد سے نرم کیا جاسکتا ہے؟

بہت سے مناقشات جو خطرناک لڑائیوں پر منتج ہو سکتے ہیں۔ بسا اوقات محبت کے ساتھ باہمی گفت و شنید سے دور ہو جاتے ہیں۔ مگر مناقشات اور جھگڑوں کو مٹانے کا یہ ذریعہ قطعی نہیں۔ صلح اور محبت کے کام لینے کے باوجود انسان بعض دفعہ اس بات پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ طاقت سے اپنے حقوق کی حفاظت کرے۔ بالخصوص قومی اور ملکی جھگڑے مرنے اور محبت سے نہیں بچ سکتے۔ بلکہ قوت کا مظاہرہ ان کے لئے ضروری ہوتا ہے اور جو قوم اپنی قوت کی نمائش نہیں کر سکتی۔ وہ اپنے عمل سے دوسروں کو اس بات کا موقع دیتی ہے۔ کہ اس پر غلبہ حاصل کر لیں۔ اور اس کی آزادی سلب کر دیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جہاں نرمی اور محبت کی تعلیم دی ہے۔ وہاں جنگوں کی اجازت بھی دی ہے۔ اور مخصوص حالات کے پیدا ہونے پر ایسے قوانین نافذ فرمائے ہیں۔ جن کو جنگ کی حالت میں مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ اور واقعات دنیا سے ظاہر ہے کہ اسلام نے جس اصل کو لوگوں کے سامنے پیش فرمایا ہے۔ وہ بے حد ضروری ہے۔ نرمی اور پیار بے شک اچھی ہے۔ لیکن ہر موقع پر اس کا استعمال معیہ نہیں ہو سکتا۔ مثلاً اگر ایک بچہ کے جسم کے اندر کوئی مادہ فاسد اس قدر تک ترقی کر جائے۔ کہ مہلک ہونے کا خطرہ پیدا ہو جائے۔ تو ماں باپ نرمی سے کام لے کر اسے مٹا نہیں سکتے بلکہ کسی قابل ڈاکٹر کے حوالہ کر دیں گے کہ آپریشن کرے۔ اس وقت ڈاکٹر ایک قسم کے تشدد۔ اور بے رحمی کے جذبہ کا اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ مگر وہ اصل حقیقی رحم اور محبت کا تقاضا ہی ہوتا ہے کہ وہ شتر چلائے۔ اسی طرح جنگ بظاہر ایک

ہولناک چیز ہے۔ مگر جب دنیا کا امن بیکار جنگ کے قائم نہ رہ سکے۔ تو ضروری ہوتا ہے۔ کہ جنگ کی جائے۔ تا وہ لوگ جنہوں نے محبت کی کتاب سے سبق نہیں سیکھا۔ تا دیب کی کتاب سے سبق سیکھیں۔

فطرت انسانی میں ہی اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے دو قسم کے جذبات رکھے ہیں۔ ایک محبت کا جذبہ اور دوسرا انتقام کا جذبہ فطرت انسانی کے اندر ان دونوں جذبات کی خالق فطرت کی طرف سے موجودگی اس امر کی دلیل ہے۔ کہ عملی زندگی میں ان دونوں جذبات کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض جگہ محبت اور سوانست کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور بعض جگہ انتقامی روح بروئے کار لانے کی اور اپنی دو جذبات کے مقابلہ میں جب انسان کی عملی مشینری حرکت میں آتی ہے۔ تو محبت کے جذبات کا ظہور صلح اور اتحاد کی کانفرنسوں کی شکل میں ہوتا ہے اور انتقامی جذبات جنگ کی شکل میں تشدد تک پہنچتے ہیں۔

پس جنگ کو کلیتاً عمل زندگی سے نکال دینا ناممکن ہے۔ بے شک پیارا اور محبت اچھی چیز ہے۔ مگر جب پیارا اور محبت کے مراحل طے ہو جائیں۔ اور ظالم اپنے ظلم میں بڑھتا چلا جائے۔ تو اس وقت جنگ کا اعلان ہی دنیا میں صحیح اخلاقی توازن قائم کر سکتا ہے۔

آج دنیا کے حالات پر نگاہ ڈالنے سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ قوم پر۔ اور ملک ملک پر چڑھائی کرنے کے لئے بے تاب ہے۔ بلکہ یورپین ملک میں تو جس کی لاشی اس کی عینس والا معاملہ ہوتا ہے۔ عہود و پیمان کی دھجیاں بکھیری جا رہی ہیں۔ دلوں میں حملہ کے عزائم پوشیدہ ہوتے ہیں۔ مگر زبانوں سے یہ اعلان ہو رہے ہوتے ہیں۔ کہ ہم کسی کی آزادی

میں دخل نہیں دینا چاہتے۔ ہر طاقتور ملک کی حریفانہ نگاہیں قریب کے کمزور ممالک پر جمی ہوتی ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ موقع ملے۔ تو ہڑپ کر لیں۔ امن مفقود ہے۔ بے اطمینانی کا ہر ملک شکار ہو رہا ہے۔ ایسے حالات میں یقیناً اگر کسی ملک کی آزادی پر حملہ ہو۔ اور وہ اپنی مملکت کی حفاظت کے لئے جنگ کے میدان میں کود پڑے۔ تو وہ قطعاً کسی غیر اخلاقی حرکت کا مرتکب نہیں ہوگا۔ بلکہ شیوہ دانش یہی ہے۔ کہ وہ ظالم کی مخالفت کرے۔ اور اس کے آگے تسلیم خم کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ اور دوسری حکومتیں مظلوم کی حمایت کر کے اسے ظلم و ستم سے بچائیں۔

مگر گاندھی جی کی ہر بات نالی ہوتی ہے وہ بین الاقوامی حالات کی نزاکت کو سمجھتے اور جانتے ہوتے اب بھی عدم تشدد کا راگ الاپ رہے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ مسوینی اور ملکہ کے دل بھی عدم تشدد سے نرم کئے جاسکتے ہیں۔ چنانچہ حال میں اجازت ہر کجی " میں انہوں نے ایک وائی ریاست کے اس اعتراف میں کہ جو اب میں کہہ رہا ہوں وہ حالات میں عدم تشدد کے ذریعہ مقابلہ کرنا قطعاً ناقابل عمل ہے جسلمت کا مقابلہ عدم تشدد سے کرنا ناممکن نہیں ہے ایک مضمون لکھا ہے جس کے دوران میں لکھتے ہیں۔ کہ۔

"آننے والی آزمائش میں مسلمانوں کو جنگ میں شرکت سے خواہ وہ جابرانہ ہو۔ یا حفاظتی نہایت سختی سے انکار کر کے اپنے عقیدے کا ثبوت دینا کرنا پڑے گا لیکن یہ فرض مرنے ان لوگوں پر عائد ہوتا ہے جو عدم تشدد کو جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں پر نہیں۔ جو ہر معاملہ کے حسن و قبح کو پرکھنے کے بعد یہ فیصلہ کرتے ہیں۔ کہ فلاں جنگ کی حمایت کی جائے یا مخالفت۔ عدم تشدد کے ذریعہ جنگ کو روکنے کا معاملہ ہر آدمی کا

ذاتی معاملہ ہے۔ اور اس بارے میں ہر شخص اپنی آتما کی اگر وہ اس کی موجودگی کو تسلیم کرنا آواز پھیل کر سکتا ہے۔

یہ جواب ظاہر کر رہا ہے۔ کہ گاندھی جی پر سوال کی مقبولیت نے گواہ کیا مگر وہ اس مشکل کا کوئی صحیح حل پیش نہیں کر سکے سوال کرنے والے نے موجودہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ ان حالات میں عدم تشدد کے اصل پر عمل پیرا ہو کر کیونکر مقابلہ ہو سکتا ہے آخر یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ ملکہ اور مسوینی تو تو ہیں چلائیں۔ اور عدم تشدد کے حامی ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو جائیں۔ عقلمند انسان تو مونہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکالتا جس کی لغویت ظاہر و باہر ہو۔ مگر حیرت ہے کہ گاندھی جی عدم تشدد کے اصل کو اس قدر اہمیت دے رہے ہیں۔ کہ ملکہ اور مسوینی کے عزائم کا مقابلہ بھی اسی اصل سے کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ مگر جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ عملی زندگی میں ایسی باتوں کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ گزشتہ ایام میں ہی جب گاندھی جی سرحد کے دورہ پر گئے۔ تو ان کے مکان پر مسلح سرخپوش پہرہ پرستین تھے۔ حالانکہ عدم تشدد کے حامی کو کم از کم اپنی ذات کے لئے اس قسم کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔

در اصل عدم تشدد کے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے اس کی حیثیت زبانی دعووں سے زیادہ نہیں اور اگر جنگ ہوئی۔ تو دنیا کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ مسوینی جی جہاں ہے۔ جو اسلام نے ہر حالت کو نظر رکھ کر دی۔ نہ وہ جو گاندھی جی پیش کر رہے ہیں اور جس کی مذہبی سیاسی اور اخلاقی دنیا میں کوئی وقت نہیں۔ اور یہ بات گاندھی جی بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ اسی لئے وہ اس بارے میں ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہیں۔ جو انہاں ہند عدم تشدد کی خوبی کا اعتراف کریں۔ اور اس کے متعلق حسن و قبح کے پرکھنے کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔ گویا قدم قدم پر عدم تشدد کی ناکامی کو دیکھتے ہوئے یہی کہتے جائیں۔ کہ دنیا میں امن اور صلح قائم کرنے کا واحد ذریعہ عدم تشدد ہی ہے اور ہر سال میں اس کا پابند رہنا چاہیے۔ مگر اس ڈھب کے لوگ تو بڑے ہی ہو سکتے ہیں۔

غیر مبایعین کا کردہ شرط کے ماتحت مناظرہ فرا

کچھ عرصہ سے غیر مبایعین کے ایک مبلغ سید اختر حسین صاحب گیلانی۔ اے مولوی ناضل جمشید پور تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کی آمد سے چند دن بعد سیکرٹری صاحب غیر مبایعین کی طرف سے ہمیں تحریری چیخ مناظرہ موصول ہوا۔ ابھی چیخ دہندگان کے عقائد کے متعلق خط و کتابت ہو رہی تھی کہ ۱۲ اپریل کو غیر مبایعین کی طرف سے ایک رقمہ ملا جس میں ہمارے سوالوں سے پہلو تہی کرتے ہوئے لکھا تھا کہ وہ ہم پر اتام حجت کرنے کے لئے شرائط بالمشافہ طے کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں جواب دیا گیا کہ خاکسار کے رہائشی مکان پر تشریف لے آئیں۔ ۱۴ اپریل کو مستری نور محمد صاحب پریذیڈنٹ غیر مبایعین تشریف لے آئے۔ غلطی سے ان سے سید اختر حسین صاحب گیلانی کی آمد کے وقت کے متعلق دریافت کیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ شرائط وغیرہ وہ خود طے کرنے آئے ہیں۔ اور گیلانی صاحب کے اس وقت تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد ان کے مطالبہ پر سنہ ذیلی شرائط طے ہوئیں۔

پہلا مناظرہ سلسلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اڑدہ سرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر مومن ہیں پر مناظرہ تحریری ہوگا۔ استدلال کتب و تخریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا جائیگا۔ فریقین پر حضرت خلیفۃ المسیح اشانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور جناب امیر جماعت احمدیہ انجن اشاعت اسلام لاہور کی تحریریں حجت ہوں گی۔ پہلے مناظرہ میں جماعت احمدیہ مدعی ہوگی۔ اور دوسرے میں انجن احمدیہ اشاعت اسلام۔ یہ شرائط مولوی نور محمد صاحب اور خاکسار نے طے کیں۔ کیونکہ خاکسار کو اپنی جماعت کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا۔ آخر شرائط

طے ہو جانے پر ہمارے پریذیڈنٹ بشیر احمد صاحب چغتائی اور مولوی نور محمد صاحب پریذیڈنٹ غیر مبایعین نے دستخط ثبت کر دیئے۔ اور ایک نقل دستخط شدہ لے کر تشریف لے گئے۔ پہلا پرچہ جاری طرف سے ۱۶ اپریل کو غیر مبایعین کو بھیجا جانا تھا۔ لیکن ہنوز ۱۲ اپریل کا سورج غروب نہیں ہوا تھا۔ کہ سید اختر حسین صاحب گیلانی مد مولوی نور محمد صاحب پریذیڈنٹ غیر مبایعین و دیگر عہدہ داران دمبران میرے پاس تشریف لائے۔ اور فرمانے لگے کہ طے شدہ شرائط میں چند ترمیمات کی جائیں۔ انہیں اس بات پر زور دیا۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ انجن اشاعت اسلام کی تخریرات والی شرط ٹوڑا دی جائے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ یہ مطالبہ معقول نہیں۔ تاہم اگر وہ اس کے متعلق کچھ کہنا چاہتے ہیں تو پریذیڈنٹ انجن احمدیہ جمشید پور سے ملیں۔ دوسرے روز اختر صاحب اور مولوی نور محمد صاحب صبح تشریف لے آئے۔ مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ اڈیر پریذیڈنٹ بشیر احمد صاحب بھی موجود تھے۔ اس وقت بھی سید اختر حسین صاحب اور مولوی نور محمد صاحب زور دیتے رہے کہ کسی نہ کسی طرح مولوی محمد علی صاحب کی تخریرات پیش کرنے والی شرط ترک کر دی جائے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے مندرجہ ذیل ارشادات اپنے حضرت امیر کے متعلق فرمائے۔ سید اختر حسین صاحب نے کہا۔

(۱) سلسلہ نبوت میں مولوی محمد علی صاحب کی تخریرات ہمارے لئے حجت نہیں ہیں۔

(۲) ہم مولوی صاحب کی تخریروں کو دوسرے علماء کی تخریروں پر ترجیح نہیں دیتے۔

(۳) مولوی محمد علی صاحب کی کوئی تخریر ہم پر حجت نہیں ہے۔

اور بڑھتے بڑھتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعلق کہا۔

(۱) حضرت مسیح موعود کی معرفت دعویٰ نبوت کی تخریریں ہمارے لئے حجت ہیں۔

(۲) میں حضرت مسیح موعود کو حکم عدل مانتے ہوئے بھی ان کے فیصلہ سے اختلاف رکھ سکتا ہوں۔

مولوی نور محمد صاحب نے دوران گفتگو میں کہا۔

(۱) اگر حضرت مولوی محمد علی صاحب اور سید اختر حسین صاحب کا اختلاف کسی مسئلہ میں ہو جائے تو ضروری نہیں کہ ہم مولوی صاحب کے فتوے کو ترجیح دیں۔ بلکہ ہم غور کریں گے۔ کہ اگر ہماری رائے میں سید اختر حسین صاحب صحیح ہوں گے تو ہم کہیں گے کہ حضرت مولوی صاحب غلط فرماتے ہیں۔

(۲) آپ ہمیں غیر احمدی تسلیم کر لیں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کی تخریرات پیش کرنے والی شرط اڑادیں۔

بالآخر جب غیر مبایعین کے نمائندے دلائل کے رو سے ناکام ہوئے تو سید اختر حسین صاحب نے کہہ دیا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی تخریرات پیش کرنے والی شرط کی موجودگی میں ہم مناظرہ نہیں کر سکتے ہیں۔ ان کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ آپ اپنے پریذیڈنٹ صاحب سے کہیں کہ آپ ان کی طے کردہ شرائط پر مناظرہ نہیں کر سکتے۔ اور آپ کے پریذیڈنٹ صاحب ہم کو تحریری اطلاع دے دیں۔ اس کے بعد وہ چلے گئے۔ ۱۵ اپریل کو مغرب کے وقت مولوی نور محمد صاحب کا ایک موقع ملا جس میں لکھا تھا کہ شرائط طے شدہ میں کچھ استقام ہیں ان کو دور رکھنے بغیر مناظرہ کا کچھ نتیجہ نہ ہوگا۔ لہذا ان کو دور کیا جائے۔ اور استقام کی تفصیل یہ کہ۔ کہ مناظرہ کے دونوں موضوع بدل دیئے جائیں اور مولوی محمد علی صاحب کی تخریرات کی شرط اڑادی جائے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جب مولوی محمد علی صاحب کی تخریرات دال شرط کے متعلق خاکسار کی اور مولوی نور محمد صاحب کی گفتگو ہوئی تو مولوی نور محمد صاحب نے کہا کہ گو مضمون ذرا لمبا ہو جائے گا۔ لیکن خلیفہ صاحب

اور مولوی محمد علی صاحب کی تخریرات دال شرط بہت معقول ہے۔ لہذا اسے مناظرہ کی شرط قرار دے دیا جائے۔ دوسرا موضوع مناظرہ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر مومن ہیں مقررہ کرنے کے وقت بھی میں نے ان پر واضح کرنے کی کوشش کی۔ کہ حقیقتاً اصل موضوع نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہے اور حضور کے منکرین کا مومن دکا فر ہونا اس اصل کی فرع ہے۔ لیکن مولوی نور محمد صاحب نے اصرار کیا۔ کہ یہ موضوع فرود رکھا جائے۔ غرض مفروضہ استقام دین کی آڑ میں غیر مبایعین نے فرار اختیار کیا، ایسے میں جو نمائندہ غیر مبایعین کے صراحت پر مقرر ہوئے۔ اور انہوں نے انہیں بہت معقول قرار دیتے ہوئے طے کیا۔

الحمد للہ علی ذالک کہ جو بڑے طہ طراق سے ہم پر اتام حجت کرنے لگے تھے۔ اور اپنی نشار کے مطابق شرائط طے کر گئے تھے۔ وہ اپنے ہی طے کردہ شرائط کے ماتحت مناظرہ کرنے سے کھلم کھلا فرار کر گئے۔

مجھے گرتی نظر آتی تھی یہ تقریر پہلے سے ہمیں پہلے ہی یقین تھا کہ یہ گرنے والے بادل کیسی نہ برسیں گے۔ یہ ایسا میدان ہے جس میں غیر مبایعین میں سے کسی نے نہ پہلے قدم رکھا۔ اور نہ اب رکھنے کو تیار ہے۔ اگر ہمارے اس بیان کی صداقت میں کسی کو شبہ ہو۔ تو ہم خدا کے فضل اور رحم پر بھروسہ رکھتے ہوئے اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہم طے کردہ شرائط پر مناظرہ کیلئے حاضر ہیں۔ اگر سید اختر حسین صاحب مناظرہ کرنے سے عاجز ہیں۔ تو غیر مبایعین اپنے امیر صاحب کی خدمت میں عرض کر کے جس مبلغ یا مناظر کو چاہیں میدان میں لانے کی کوشش کریں۔ لیکن ہمیں یہ یقین ہے کہ جو صاحب بھی یہ کوشش کریں گے انہیں بالآخر یہ کہنا پڑے گا کہ ع

ہائے کیسی اس بھری مغل میں سوانی ہوتی خاکسار۔ عبد اللہ خان زعمیم مجلس خدام الاحمدیہ جمشید پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرون ہند میں تبلیغ احمدیت

لندن میں تبلیغ

مولوی جلال الدین صاحب مس اطلاع دیتے ہیں۔ کہ گذشتہ ماہ ایک دعوت کے مرتب پر جب عبد اللہ بک نے ایڈریس پڑھا۔ تو توفیق السویدی نے پوچھا کہ خلیفہ اربع کے لفظ سے کیا مطلب ہے۔ جس پر میں نے تشریح کے ساتھ ان کو بتایا۔ اس پر ان کے سیکرٹری نے ماقولہ و ماصلوبہ کا مطلب پوچھا جس کا تلی بخش جواب ملنے پر انہوں نے کہا۔ کہ میں نے یہ تفسیر آج ہی سنی ہے۔ جو ہدایت اچھی اور قابل تسلیم ہے۔ پھر قتل مرتد کے متعلق میں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ شامی لکھا ہے ابھی شام میں اشتہارات شائع کئے ہیں اور حکومت نے ایکٹ کی مخالفت کی ہے جس کے رو سے ایک مسلم بھی اسلام کو چھوڑ سکتا ہے۔ اس پر انہوں نے لکھا ہے کہ یہ شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ مرتد کی سزا قتل ہے۔ اس کے متعلق میری باتیں سن کر کہنے لگے مشائخنا حسیبوا لا یفہمون شیدا ولا یتفکرون۔ کہ ہمارے مشائخ تو گدھے ہیں۔ جو نہ کسی بات کو سمجھتے ہیں۔ اور نہ غور و تدبیر اور فکر سے کام لیتے ہیں۔ پھر کہنے لگے ہم نے اعران میں مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ اس کے بعد ان کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام بطور تحفہ دی گئی۔ جس کے پڑھنے کا انہوں نے وعدہ کیا۔

اس ہفتہ سید ممتاز احمد صاحب کا لیکچر "اسلامک پبلیکل تھیوری" پر ہوا۔ جس میں خلافت کا ذکر بھی ہوا۔ اس نے ایک سوال کیا۔ کہ اگر خلفاء کا انتخاب خدا کا انتخاب ہے تو کیا عباسی خلفاء بھی ایسے ہی تھے۔ اور یہ کہ اگر تمام لوگ ایک خلیفہ کی معزولی پر جمع ہو جائیں۔ تو وہ کیوں اسے علیحدہ نہیں کر سکتے۔ آخ میں ان سوالوں کے جوابات دیے گئے۔ اور بتایا گیا کہ عباسی خلفاء خلفاء راشدین کی طرح نہیں۔ اور ان کا اس طریق پر انتخاب ہوا۔ بلکہ خود

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ موعود خلافت میں سال ہوگی۔ پھر اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔ پس خلفاء عباسیہ کا انتخاب خلفاء راشدین کی طرح نہیں ہوا اور جب ہم کہتے ہیں۔ کہ خلیفہ کا انتخاب خدائی انتخاب ہوتا ہے۔ تو وہ موعود خلافت کے لئے ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد کی خلافت موعود علیہ السلام تھی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء موعود و خلفاء ہیں۔ اس لئے ان کا انتخاب خدا تعالیٰ کا انتخاب ہے۔ یہ بات کہ وہ معزول نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ موعود و خلفاء پر ایسا وقت نہیں آسکتا۔ جبکہ تمام اس سے علیحدہ ہو جائیں۔ اور اس کی خلافت کے خلاف ہوں۔ جیسا کہ گذشتہ تجربہ سے ثابت ہے

اس کے بعد سید توفیق السویدی اور ان کے سیکرٹری عبد اللہ بکر۔ اور سید عبد المجید بار ایٹ لاکو میں نے دعوت پر بلایا۔ سید توفیق مسجد کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے جس کا ذکر بعض اخبارات میں بھی ہوا۔

سیرالیون میں تبلیغی ماسٹی مولوی ندوید احمد صاحب مبلغ گولڈ کوٹ سیرالیون مقام روکو پو سیرالیون سے لکھتے ہیں۔ کہ تبلیغ و تربیت جماعت کا کام بغفلت قائلے انفرادی تبلیغ۔ خطبات جمعہ۔ اور درس تدریس کے ذریعہ سے جاری ہے کچھ شامی اور کچھ مسلمان تاجر یہاں رہتے ہیں۔ باوجود ان کے ورغلانے کے جماعت کے دوست اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں یہاں عیدیم نے اسم جنوری کو پڑھی تھی۔ جس میں دو سو کے قریب نازمی تھے۔ عید کی نماز کا فوٹو سٹریٹ سینئر یورپی آفیسر نے لیا۔ سکول کا کام تسلی بخش طور سے جاری ہے۔ ایک احمدی کے تعلق امید ہے۔ کہ وہ ایک خاص جگہ کے چیف ہو جائیں گے۔ ایک نوجوان نے چندہ میں باقاعدگی اختیار کی ہے۔ اور انہوں

نے سال بھر کا چندہ اور ۱۲ من چاول بطور زکوٰۃ ادا کیا ہے۔

سماٹر میں تبلیغ

مولوی محمد صادق صاحب میدان سے لکھتے ہیں کہ طلبہ سے زیادہ اشخاص کو تبلیغ کی گئی جن میں پادری۔ اساتذہ۔ عہدہ داران حکومت اور تجارت وغیرہ شامل تھے۔ دو پریویٹ مباحثات ہوئے۔ جن میں سے ایک عبد اللہ سے ہوا۔ پر لطف بات یہ ہے کہ عیسائی مناظر نے اس مناظرہ کو ادھور اہی چھوڑ دیا۔ اور جب دوسرے روز اسے مناظرہ کے لئے بلایا گیا تو اس نے لکھا کہ میں آپ سے مباحثہ کرنے کے لئے رضامند نہیں۔ کیونکہ آپ جماعت احمدیہ قادیان کے خیالات کے آدمی ہیں۔ دوسری گفتگو عین احمدیوں سے تھی۔ جسے ایک رات کے وقت بلایا گیا۔ جب مقام مقررہ پہنچا۔ تو دیکھا کہ ایک عالم اور کچھ اور اشخاص میری انتظار میں بیٹھے

ہیں۔ آخر گفتگو شروع ہوئی اور رات ۱۲ بجے تک جاری رہی۔ اس عالم اور دیگر دوکتوں پر اچھا اثر ہوا۔ چنانچہ وہ دوست اور وہ عالم خود ہمارے دارال تبلیغ میں آئے اور ان کو پھر دوبارہ تبلیغ کی گئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب کرے ایام زیر رپورٹ میں پاڈنگ کی جماعت نے ایک پبلک جلسہ کیا۔ جس میں مند جوبیل مسامین پری لیکچر ہوئے۔ (۱) اسلام اور دیگر مذاہب (۲) مسیح کی آمد ثانی (۳) مقصد روحانی۔ ۵، کے قریب اسباق پڑھائے۔ تین لیکچر دیے۔ اور تین خطبات جمعہ پڑھائے۔ درس قرآن کریم و حدیث۔ و کشتی نوح ہفتہ میں تین بار جاری رہا۔ دو لیکچر لجنہ کے اجلاس میں دیے۔ دمرتہ صیغہ نشر و اشاعت نظارت (دعوت و تبلیغ قادیان)

کن جماعتوں کیلئے قاضی کا تقرر ضروری ہے

قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۸۴ کے مطابق ہر ایسی جماعت جس کے افراد کی تعداد پچاس سے زائد ہو کے افراد کے باہمی تنازعات کے فیصلہ کے لئے ایک قاضی مقرر ہونا ضروری ہے۔ اس وقت تک چند ایک جماعتوں کی طرف سے قاضی کا انتخاب ہوا ہے۔ لہذا ایسی تمام جماعتوں کے عہدہ داروں کو جن کے افراد کی تعداد پچاس سے زائد ہے۔ اور وہاں ابھی تک کوئی قاضی مقرر نہیں۔ تاکیدی طور پر ہدایت کی جانی ہے۔ کہ فوراً قاضی کا انتخاب کر کے مرکز میں رپورٹ کریں۔ تاکہ حضرت امیر المؤمنین امیہ اللہ تعالیٰ شہد العزیز سے تقرر کی منظوری لی جائے۔ ناظر امور عامہ

خلافت جوہلی فنڈ کیلئے نوڈ کا تقرر

افضل مجریہ ۱۲، اپریل ۱۹۲۹ء میں مندرجہ بالا عنوان سے اعلان شائع کیا گیا ہے۔ جس میں ضلع جالندھر دہوشیار پور کے لئے ایک وفد کا اعلان شائع ہو چکا ہے۔ دراصل ہر دو اضلاع کے لئے دو وفد تھے۔ اور چوہدری غلام احمد صاحب امیر جماعت کریانہ ہر دو میں شامل تھے۔ غلطی سے ایک وفد کا اعلان ہونے سے رہ گیا ہے جس کا جماعتوں کی اطلاع کے لئے اب اعلان کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ۔ چوہدری غلام احمد صاحب امیر جماعت کریانہ۔ اور چوہدری بشارت علی خان صاحب پنشنر سر و ہر بعض جماعتوں میں دورہ کریں گے۔ اجاب جماعت کو چاہیے۔ کہ ان کے ساتھ تعاون کر کے خدا اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ڈیرہ اسماعیل خان ۲۳ اپریل - جوہ کے روز دوپہر کو ایک بازار بند ہو گئے۔ اور لوگوں نے قبائلی ڈاکہ سے بچنے کے لئے تمام احتیاطی تدابیر اختیار کرنی شروع کر دیں پولیس بھی کافی تعداد میں موقتہ پر پہنچ گئی۔ اور شہر میں گشت لگانا شروع کر دیا۔ لیکن معلوم ہوا کہ ایک زرگر نے غلط اندازہ پھیلا دی تھی۔ کہ علاقہ مردت کے لوگ شہر کو لوٹنے آرہے ہیں۔ پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔

نئی دہلی ۲۳ اپریل - گاندھی جی کے پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے ہندوستان میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ راجکوٹ میں معاملات افزائش صورت اختیار کر رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ داسر اسے اس معاملہ میں مداخلت کریں سردار پٹیل نے جو سات نمائندے نامزد کئے ہیں ان میں سے چھ پرٹھا کر حساب نے اعتراض کیا ہے۔ حالانکہ ان میں سے کئی نام وہ پہلے منظور کر چکے ہیں۔

بھدلی ۲۳ اپریل - سردار پٹیل انگریزی دہلی کے ۲۵ ہندوستانی جوان اور آئل انڈین آرمی کور کی کچھ سوئٹس لینڈ ٹرانسپورٹ کمپنی جو میرٹھ میں مقیم تھی بند ریجہ جہاز جہاں ٹیکسٹائل نامعلوم منزل مقصود کو روانہ ہو گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ فوج بند کو بھی گئی ہے۔

راجکوٹ ۲۳ اپریل - گاندھی جی دربار دیر والا کے ساتھ جو بات چیت کر رہے تھے۔ وہ پھر ختم ہو گئی آج شام کو گاندھی جی نے کارکنوں کو اس گفت و شنید کی ناکامی کی تفصیل بتائی۔ اور انہیں زیادہ قوت برداشت پیدا کرنے کی تلقین کی۔ اور کہا کہ عدم تشدد پر کاربند رہیں۔

راونپور ۲۳ اپریل - برما میں بری ہندوستانی فسادات کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی نے جو رپورٹ پیش کی ہے اس

کے خلاف برمی اخبارات پر وارنٹ کر رہے ہیں اور یہ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ اگر کمیٹی کی سفارشات کے مطابق حکومت نے برمی اخبارات اور انجمنوں پر سختی کی تو مستقبل میں مزید فساد ہو سکتے۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ ہندوستانیوں کے اس مطالبہ کا کہ ان کے مال و جان کا موثر تحفظ کیا جائے مطلب یہ ہے کہ ان سے ترجیحی سلوک کیا جائیگا۔ اگر ہندوستانیوں کو جان و مال کا خطرہ ہے تو وہ برما سے نکل جائیں۔

کلکتہ ۲۳ اپریل - آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں ایک ممبر نے ایک ریپریڈیشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ تمام سیاسی قیدیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا جائے۔ جس کے لئے یہ تجویز پیش کی ہے کہ تمام کانگریس کمیٹیاں رائے عامہ کی تائید حاصل کریں۔ نیز تمام کانگریسی ذرائع گورنر کو سے کہہ دیں کہ اگر ایک مقررہ عرصہ میں ان کا مطالبہ منظور نہ کیا گیا تو وہ مستعفی ہو جائیں گی۔

ماسکو ۲۳ اپریل - امیلی نے ٹراوٹک نقطہ نگاہ کو حکومت روس کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اور وہ کل لندن واپس جا رہا ہے اس سے خیال پیدا ہو گیا ہے کہ انگلستان اور روس کے درمیان گنت دشمنی ختم ہونے کا احتمال ہے۔

برگوس ۲۳ اپریل - ایک سرکاری اعلان منظر ہے کہ ہسپانیہ میں غیر ملکی افواہ کی آمد کی حسب یہ بائبل غلط ہیں جبریل اور تائیکیز پر حملہ کی خبریں میں نے بنیادیں سپین نے از سر نو اپنی تعمیر کا مضمون ارادہ کیا ہوا ہے۔

سمورت ۲۳ اپریل - سبالہ میں زمینداروں کی ایک کانفرنس میں بارہ ہزار اشتیاق کو جو کم دہش غلاموں کی سی زندگی بسر کر رہے تھے۔ آزاد کر دینے کا اعلان کیا گیا۔ اس علاقہ کی رسم کے مطابق کسی زمیندار سے چند سو روپے قرض لینے کے تمام عہدوں کی مزدوری معاف کرنی پڑتی تھی۔ اب ہر ایسے شخص کو ساڑھے چار آنہ روزانہ اجرت ملے گی۔ جو مزدور بارہ سال سے کام کر رہے ہیں۔ ان کا قرضہ منسوخ سمجھا جائیگا۔

ملٹنہ ۲۳ اپریل - گورنمنٹ نے ایک ریگولیشن کے ذریعہ قرار دیا ہے کہ ان سرکاری ملازموں کو جنہیں سول نافرمانی کے دوران میں درخواست کیا گیا تھا یا جنہوں نے خود استعفیٰ دیدیا تھا وہ بارہ بجال کرنے کے لئے پبلک سروس کمیشن سے مشورہ لینے کی ضرورت نہیں۔

مشاورہ ۲۳ اپریل - معلوم ہوا ہے کہ فرنیئر گورنمنٹ نے یکم اپریل سے ہار صوبہ کے نمبردار موقوف کر دیئے ہیں اور اب مالی پوراہی اور نامہ تحصیلدار وصول کیا کریں گے۔

نشورلا پور ۲۳ اپریل - ہندو جگت گوردیشکر اچاریہ آت بدری ناتھ ایک دو دن کے لئے ریاست جیدہ رابا دیں آ رہے ہیں اگر وہ کی صورت حالات کا مطالعہ کرنے جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاستی حکام نے ان کو تعادل اور امداد کا تعین دلایا ہے۔ اور ان کا وہاں جانا آریہ سماج اور ریاست میں باعزت سمجھوتہ کا باعث ہوگا۔

برلن ۲۳ اپریل - ڈاکٹر گوٹلڈ ڈیزلے نے نشر و اشاعت حکومت برمنی نے جہوہ کی

ممالک کے اخبارات کے خلاف ایک زبردست پروپیگنڈا کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ پروپیگنڈا زیادہ تر جرمانہ کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جمہور نہیں صدر روز دلیٹ کی اپیل کے جواب میں ہر ہٹلر کی تقریر کی حمایت کریں۔

دہلی ۲۳ اپریل - ہندو اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ یہاں سے کچھ آدمی حمید آباد بھیجے گئے ہیں تا آریہ سینتھ آگے ہوں گے عملے کریں۔ انہیں بھیجنے والے ریاست کے وظیفہ خواہ ہیں۔

شنگھائی ۲۳ اپریل - جاپانیوں کی طرف سے شنگھائی میونسپل کونسل کے پاس باقاعدہ عرضداشت بھیجی گئی ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ کونسل کی حد و حد میں چین کا قومی جینڈر اہر اسکی ممانعت کر دی جائے۔

لکھنؤ ۲۳ اپریل - چین سے خبر آئی ہے کہ وہاں ایک ڈاکٹر مرضی کا مانتہ کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ بائبل اچھا ہو جائیگا۔ کہ حرکت قلب بند ہو گئی اور وہی مرضی کے بستہ ہو کر مر گیا۔

لندن ۲۳ اپریل - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اٹلی اور یوگوسلاویہ میں ایسے تعلقات کے قیام کا انتظام ہو گیا ہے۔

لندن ۲۳ اپریل - پیرس کی اطلاع ہے کہ فرانسیسی پارلیمنٹ نے دفاع ملک کے لئے بھروسہ کر ڈیونڈ کی منظوری دیدی ہے جس میں سے تین کروڑ کے قرض قومی دفاع پر خرچ ہوگا۔

لندن ۲۳ اپریل - پیرس کی اطلاع منظر ہے کہ فرانس نے الجیریا را الجیرا کے بندرگاہ کو اسے بحری جہازوں کا ڈوہ بندھنے کا انتظام کیا ہے۔

لندن ۲۳ اپریل - ریڈین کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ سکنڈے نیویا کے باشندے اپنی آزادی اور خود مختاری کو

ممالک کے اخبارات کے خلاف ایک زبردست پروپیگنڈا کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ پروپیگنڈا زیادہ تر جرمانہ کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جمہور نہیں صدر روز دلیٹ کی اپیل کے جواب میں ہر ہٹلر کی تقریر کی حمایت کریں۔

اب جب کہ افضل کے خطبہ نمبر کی سالانہ قیمت اڑھائی روپیہ کر دی گئی ہے۔ اجاب نے کتنے لوگوں کو اس کی خریداری کی تحریک فرمائی ہے۔